مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

پاکستان

ہمارا ملک ہے اور ہمیں دن رات محنت
کرکے اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہے ملک کے
ہر حصے کی زمین ہمارے لیے مقدس ہے جسکی ہم اپنے
خون سے آبیاری کرتے رہیں گے اور کسی کو بھی اسکی اجازت
نہیں دینگے کہ وہ ملک کے کسی حصے کو ٹکڑے ٹکڑے
کرنے کی کوشش کرے۔

مولانا مفتی محمود رحمہ کی ریڈیو پاکستان پشاور
سے نشری تقریر بحیثیت وزیر اعلیٰ
سرحد ۱۴ اگست
۱۹۷۲ء

وللہ عاقبۃ الامور

جلد ۳ | ۱۴ تا ۲۰ رجب ۱۴۰۵ھ مطابق ۵ تا ۱۱ اپریل ۱۹۸۵ء | شمارہ ۴۱

خصائل نبوی ص

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

۳- حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابوداؤد حدثنا شعبة عن ابی بشر قال سمعت سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول ما یرید ان یفطر منه ویفطر حتی نقول ما یرید ان یصوم وما صام شهرًا کاملا منذ قدم المدینه الا رمضان۔

۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریفہ مروی ہے کہ کسی ماہ میں اکثر حصہ روزہ رکھتے تھے۔ جس سے ہمارا خیال ہوتا تھا کہ اس میں افطار کا ارادہ نہیں اور کسی ماہ میں ایسے ہی اکثر افطار فرماتے تھے۔ لیکن کسی ماہ میں ـــــــــ بجز رمضان المبارک کے تمام ماہ روزہ نہیں رکھتے تھے۔

فائدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول متعدد روایات میں گزر چکا ہے۔ اس معمول کی وجہ میں اول تو یہ کہ باب کے شروع میں یہ گزر چکا ہے کہ روزہ حقیقت میں ایک تریاق ہے اور بسا اوقات روحانی ترقی اور دیگر وقتی مصالح کے لیے بطور دوا کے بھی رکھا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں دوا کے عام اصول کے موافق بسا اوقات اس کے مسلسل استعمال کی حالت ہوتی ہے اور بسا اوقات خاص ضرورت نہیں ہوتی یا اگر معمولی ضرورت بھی ہوتی ہے تو دوسرے وقتی عوارض کی وجہ سے دوا کا ترک ضروری ہوتا ہے۔ جو اطباء کے یہاں ایک معروف چیز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر روحانیت کا طبیب کون ہو سکتا ہے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتی ضروریات کے لحاظ سے بسا اوقات مسلسل روزے رکھتے تھے اور بسا اوقات مسلسل افطار فرماتے تھے۔ امت کے لیے بھی جو حضرات خود روحانی طبیب ہیں وہ روحانی مصالح کے لحاظ سے روزے اور افطار کے اوقات متعین فرما سکتے ہیں اور جو شخص خود طبیب نہیں ہے وہ کسی روحانی طبیب کے زیر علاج عملدرآمد کرے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ خصوصی معمولات تھے۔ مثلاً پیر جمعرات کا روزہ رکھنا ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا ایام بیض محرم عشرۂ ذی الحجہ کے روزے رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ معمولات بسا اوقات اسفار کی وغیرہ کی عوارض کی وجہ سے چھوٹ جاتے تھے۔ اس لیے عوارض دور ہو جانے کے بعد بطور قضا اور تلافی کے جتنے روزے معمول میں سے ترک ہو جاتے تھے۔ ان کو پورا فرمایا کرتے تھے کہ یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصی عادت شریفہ تھی کہ جب کسی عبادت کو شروع فرماتے تو اس پر دوام اور نباہ فرمایا کرتے تھے۔ اس لیے جتنے روزے معمول سے رہ جاتے تو ان کو رکھتے اس لیے لگاتار روزے رکھنے کی نوبت آجاتی تھی۔

اللھم وفقنا اتباعہ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۴۱

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــــ ۷۰ روپے
ششماہی ـــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ـــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
امجد محمود

فہرست

۱۔ خصائل نبوی ۔ حضرت شیخ الحدیث ۔۲
۲۔ گلدستہ ۔ حضرت سید حسین صاحب ۴
۳۔ ابتدائیہ ۔ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۵
۴۔ مولانا غلام دستگیر قصوری بمقابلہ مرزا قادیانی لعین
مولانا تاج محمد فقیر والی ۷
۵۔ قتل مرتد کی سزا ۹
۶۔ مولانا شاہ سلیمان لاجپوری
مولانا منظور احمد الحسینی ۱۰
۷۔ مولانا غلام غوث ہزاروی
مولانا عبدالحکیم ۱۲
۸۔ کاروان ختم نبوت ۱۴
۹۔ صدر پاکستان کے نام ۱۶
۱۰۔ خطبہ جمعہ ۱۷
۱۱۔ تواضع کی حقیقت ۔ مولانا احمد علی ۱۹
۱۲۔ رسول آباد میں قادیانی ہیڈکوارٹر ۲۳

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: A/۲۰ سائرہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

ملفوظات

حضرت اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ
خلیفہ مجاز مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

اتباع سنت

فرمایا کہ اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نور و برکت ہے۔ اس میں راہ طریق جلد طے ہوتی ہے، یوماً فیوماً حق تعالیٰ کی معرفت میں ترقی ہوتی ہے، مقام قرب وقبول اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ مومن کو ہر امر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی لازم ہے۔ عقیدہ، عبادت، اخلاق، معاملت ومعاشرت ان میں سے کسی باب میں کوتاہی ہوگی تو اتنی ہی کم کامیابی ہوگی۔ تجربہ سے مشاہدہ ہوتا ہے کہ عقیدہ وعبادت میں کچھ لوگ شریعت کی پابندی کرتے ہیں لیکن دیگر ابواب کو ماسوا معدودے چند کے بالکل نظر انداز کر رکھا ہے۔

معاشرت خراب، معاملت برباد، اخلاق نادرست! ان میں کیونکر کہ نور و برکت پیدا ہوگی۔ راہ تمام کی ناتمام رہ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ کھوٹی ہوجاتی ہے۔

اسلاف نے جملہ ونیز ابواب دین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی تھی جب ہی ان کا دین اور دنیا درست ہوئی تھی۔ چونکہ ہماری پیروی شریعت مقدسہ کی ناقص ونامکمل ہے، اس لیے ہمارا ارادہ اور ہمت سب کمزور ہوگیا ہے۔ مکمل پیروی شریعت سے یقین پختہ اور ایمان کامل اور ہمت بلند ہوتی ہے جس کی بدولت حق تعالیٰ کے فضل کا دروازہ مفتوح ہو جاتا ہے۔ خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں ؎

وہ عشق صادق کا سوز کامل ان اپنی آہوں میں کرکے شامل
تو کونسی پھر مہم ہے اے دل جو آہ کرتے ہی سر نہیں ہے

اب ہمارا یہ حال ہے کہ نہ ظاہر کی درستگی کی بھی فکر نہیں تو باطن کی درستی کی کیا توقع رکھی جائے، اگر کسی کو نیک صحبت سے یہ احساس بھی ہوگیا کہ اپنی معاشرت درست کی جائے تو ہمت اس قدر پست ہوگئی ہے کہ لوگوں کی انگشت نمائی اور ملامت کے خوف سے برسوں گزر جاتے ہیں اور ظاہر کی درستگی کی توفیق تک نہیں ہوتی۔ نہ صورت مسلمانوں کی سی بنا پاتے ہیں نہ لباس ہی مطابق شریعت کے کر پاتے ہیں۔ اس دوں ہمتی سے بھلا کس طرح سے اخلاق ذمیمہ کو درست کرسکتے ہیں، اور کیونکر اخلاق حمیدہ ہم میں پیدا ہوسکتے ہیں۔ جو ظاہری معاشرت کو بھی نہ درست کرسکے گا۔ وہ بھلا نفس جیسے پہلوان سے کیا مقابلہ کرسکے گا، وہ اول ہی داؤ میں چاروں شانے چت پھینکے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ ہم میں محبت کی کمی ہے اس لیے ہر منزل پر قدم ڈگمگاتا ہے، ہمت ہارتی ہے۔ اور گر پڑتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں بسی ہوگی تب ہی شریعت کی پیروی مکمل طور پر ہوسکے گی اور حق تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر ہم کو ہوگی۔ حضرت سید سلیمانؒ فرماتے ہیں ؎

جو موسیٰ بھی ہوں تو بھی اتباع خضر لازم ہے
ہدایت منحصر ہے اتباع شیخ کامل میں!

سالہا سال گزر جاتے ہیں اور اپنا نہ لباس مطابق شرع کر پاتے ہیں نہ چہرہ مہرہ درست کرتے ہیں، جب خود کا یہ حال ہے تو پھر اہل وعیال کی معاشرت، ان کے اخلاق

باقی صفحہ ۲۲ پر

کے ایک وفد سے ملاقات کی اس کے بعد امیر مرکزیہ سکھر کے لیے تشریف لے گئے۔

قاتل مرزائیوں کو سرِعام پھانسی دی جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بیرڈ لائن کے سرپرست مولانا منظور احمد الحسینی، صدر جناب مولانا قاری محمد یونس صاحب جنرل سیکرٹری جناب محمد جمیل، مولانا فیض محمد، جناب محمد انور، محمد شریف اور دیگر اراکین نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ شہید ختم نبوت قاری بشیر احمدؒ اور جناب اظہر رفیقؒ کے قاتل قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے پھانسی کی سزا دی جائے۔ یاد رہے کہ ۲ مارچ ۱۹۸۵ء سے شہداء کے کیس کی سماعت مارشل لاء کے تحت ملتان میں جاری ہے۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت اس مقدمے کی پیروی کر رہی ہے۔

دریں اثناء انجمن عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم (رجسٹرڈ) کے جنرل سیکرٹری جناب محمد شفیع راناصاحب، جناب حافظ عبدالرحمٰن اور دیگر جملہ اراکین نے بھی یہی مطالبہ دہرایا ہے

مجلس ضلع ٹھٹھہ کے انتخابات

گھارو۔ ۲۴ مارچ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹھٹھہ کے ناظم اعلیٰ حافظ عبدالخالق کے اعلان کے مطابق مجلس کے انتخابات بروز بدھ ۱۰ اپریل صبح گیارہ بجے مدرسہ باب الاسلام سجاول روڈ، ٹھٹھہ شہر میں زیر صدارت حضرت مولانا نور محمد صاحب شیخ الحدیث مہتمم مدرسہ ہذا ہونگے۔ جبکہ کراچی سے مہمان خصوصی جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا ناظم اعلیٰ مجلس کراچی اور مولانا منظور احمد الحسینی شرکت فرمائیں گے

بقیہ: صدر مملکت کے نام

معنوں میں پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مجلس تحفظ ختم نبوت کنری ضلع تھرپارکر

بقیہ: مولانا غلام غوث ہزارویؒ

رہا ہے۔ باطل قوتیں منظم، مضبوط، فعال، متفق اور متحد ہوتی جا رہی ہیں۔ اور اہل حق عدم تنظیم کی وجہ سے نہ صرف انتشار کا شکار ہیں۔ بلکہ روز بروز پسپائی اختیار کر رہے ہیں۔

لہذا میں اپنے قارئین کرام سے معافی کی درخواست کرتے ہوئے یہ توقع رکھتا ہوں کہ گذرے ہوئے سفر کے دوران کی غلطیہائے راہ پر نظر رکھ کر اپنے مستقبل کے لیے سوچیں۔

مولانا ہزارویؒ جیسے اکابر کے ساتھ اظہار عقیدت کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ان کے علم و عمل کو اپنائیں اور ان کی سیرت پر عمل کریں۔ اس لیے کہ اکابرین کی زندگیاں سنت مطہرہ کے مطابق تھیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کو اپنے جوار رحمت میں مقامات عالیہ نصیب فرمائے۔ ان کی لغزشوں پر اپنی رحمت کے پردے ڈالے اور ہم زندوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

مکتوب ڈھاکہ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی وفات پر تعزیت

تحریک ختم نبوت کے صف اول کے مجاہد نڈر اور انتھک سپاہی بلکہ جرنیل حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کی وفات سے قوم و ملک کا جو نقصان ہوا وہ کسی صورت پورا نہیں ہو سکتا۔

بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی تمام کوتاہیوں پر پردہ فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز ملک و ملت پر رحم و کرم فرما کر ان کا بہتر جانشین عطا فرمائے

صدر، مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش

رسول آباد ـــــــ ربوہ ثانی؟

پاکستان کے مسلمان پہلے ہی قادیانیوں کے مرکز "ربوہ" سے نالاں ہیں اور اب سنا گیا ہے کہ سندھ، ضلع تھرپارکر کنری شہر کے قریب جہاں قادیانیوں کی ایک اندازے کے مطابق ۴۰ ہزار ایکڑ زمین ہے وہاں قادیانیوں کا نیا ہیڈکوارٹر یعنی ربوہ ثانی بنانے کی تیاریاں شروع ہو رہی ہیں۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہاں سروے بھی ہو چکا ہے۔ اس مقصد کے لیے لندن کی قادیانی جماعت کا صدر خاص طور پر آیا تھا۔

قیام پاکستان کے بعد "ربوہ" قائم کرنے کے لیے جس طرح کوڑی کے مول زمین ہتھیائی گئی۔ اس سرزمین پر ایک "نیا اسرائیل" آباد کر کے اسٹیٹ در اسٹیٹ کی بنیاد ڈالی گئی۔ یہ بات اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ اب جبکہ کھلا شہر قرار دیا گیا ہے۔ اور کچھ مسلمان بھی آباد ہو گئے ہیں اور مجلس تحفظ ختم نبوت نے ربوہ ریلوے اسٹیشن و مسلم کالونی میں اپنے مراکز قائم کر لیے ہیں ـــــ تو قادیانیوں کے لیے اپنی سرگرمیوں کو خفیہ رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لیے انہیں ایک نئے ایسے مرکز کی ضرورت پیش آئی جہاں کوئی نہ ہو۔ ویسے بھی قادیانیوں کے کنری کے علاقہ میں کافی بڑی جاگیر انگریزوں کے زمانہ کی یادگار کے طور پر ہے اور دوسرے یہ کہ ان کے لیے موزوں ترین جگہ ہے

عرصہ دراز سے قادیانی، سندھ میں بے چینی پھیلانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔ مرزا طاہر نے ہالینڈ میں اپنی تقریر کے کیسٹ کے ذریعہ سندھ کے لوگوں کو ابھارنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پس پردہ کوئی گہری سازش ہے۔ جب کہ پاکستان کے اہل بصیرت جانتے ہیں کہ کنری، سندھ کا اہم ترین مرکزی شہر ہے اور بھارت کی سرحد کے قریب واقع ہے یہاں ان کا مرکز پاکستان کے خلاف جاسوسی کا کام دے گا۔

لہٰذا ہمارا حکومت کو مشورہ ہے کہ وہ اس خبر کا فوری نوٹس لے اور قادیانیوں کی وہ تمام زمینیں جو انہیں ـــــ انگریزوں کے دور میں بخشش کے طور پر ملی تھیں وہ بحق سرکار ضبط کرے۔

مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

بمقابلہ

مرزا غلام احمد قادیانی

مولانا تاج محمد، فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں جن معروف شخصیتوں نے مرزا لعین کی مسیحیت کی دھجیاں اڑائیں۔ ان میں سے ایک مولانا غلام دستگیر قصوریؒ بھی تھے۔ آپؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی لعین کی مسیحیت کو اپنی کتاب "رجم الشیاطین" میں نکھار کر عوام کے سامنے پیش کیا۔ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی "تذکرہ علمائے کرام لاہور" میں آپؒ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ "حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب قصوریؒ نے قادیانی نبوت کا ۱۳۰۱ھ سے سخت نوٹس لیا۔ عوام الناس کو خبردار کیا کہ قادیانی تحریک مسلمانوں کو کس سمت لے جانا چاہتی ہے۔ ذوالحجہ ۱۳۰۱ھ میں پہلی بار "براہین احمدیہ" چھپ کر سامنے آئی۔ یہ پہلی کتاب تھی جس نے مرزا صاحب لعین کے الہامات کو پیش کیا۔ اور برصغیر کے اعتقادی حلقوں کو ایک ذہنی کشمکش سے دوچار کر دیا۔ چنانچہ مولوی رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکیؒ (جو ان دنوں سلطان ترکی کے شیخ الاسلام تھے) نے مولانا غلام دستگیر قصوریؒ کے ایک رسالہ "رجم الشیاطین" کو دیکھا اور مرزا لعین کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا۔ اس رسالہ پر اس وقت کے علمائے حرمین اور عجم نے اپنی مہریں لگائیں۔ لیکن بایں ہمہ مولاناؒ نے کوشش یہ کی کہ مرزا صاحب لعین اپنی غلطیوں کا ازالہ کریں اور تائب ہو جائیں۔ یہ کوشش ۱۳۱۲ھ تک جاری رہی۔ آخرکار ماہ صفر ۱۳۱۲ھ میں یہ فتاویٰ شائع کر دیا گیا۔ اس فتاویٰ کی اشاعت سے قادیانی لعین بوکھلا اٹھے۔ کیونکہ ان کے ہاں یہ پروپیگنڈہ عام تھا۔ کہ صرف ہندوستان کے چند مولوی مرزا صاحب لعین کے عقائد کے خلاف ہیں۔ عالم اسلام تو انہیں نبی مانتا ہے۔ جب علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ سامنے آیا تو مرزا صاحب لعین نے ۱۳۱۲ھ میں رسائل اربعہ کے نام سے ایک پمفلٹ شائع کیا اور مولانا غلام دستگیر کو دعوت مباہلہ دی۔ اس مباہلہ کی مفصل کیفیت کتاب "فتح رحمانی بہ دفع کید قادیانی" کے دیباچہ میں ان الفاظ میں شائع ہوئی۔

"آخر رجب ۱۳۱۲ھ میں مرزا صاحب لعین نے رسائل اربعہ فقیر کو بھیج کر دوسرے علمائے کرام کیساتھ فقیر کو بھی مباہلہ کے لیے قسمیں دے کر بلایا۔ اور مباہلہ سے بھاگنے والوں کو ملعون بتایا۔ فقیر نے بہ نظر صیانت عقائد اہل اسلام مرزا جی لعین کو قبولیت مباہلہ لکھ کر بھیج دیا۔ ۱۳۱۲ھ تاریخ مقرر کر کے مع اپنے دونوں فرزند زادوں کے ۲ شعبان وارد لاہور ہوا۔ جس پر مرزا صاحب لعین کی طرف سے حکیم فضل دین لعین لاہور میں آیا۔ اور ایک مجمع کثیر کر کے مسجد ملا مجید (واقع چہل بیبیاں موچی دروازہ) فقیر پر معترض ہو کر حضرت مرزا صاحب لعین نے آپ کی یہ غلطی نکالی ہے کہ مباہلہ قرآن

ہیں بصیغہ جمع ہے اور آپ تنہا کیونکر کر سکتے ہیں۔ فقیر نے اسی مجمع میں اپنے رقعہ قبولیت مباہلہ سے اپنے فرزندوں کی شمولیت سے اپنا جمع ہونا ثابت کردیا۔ بلکہ اسی وقت دونوں کو بولا کر کھڑا کیا جس پر مسیح موعود (مرزا صاحب لعہ) اور اس کے حواریین لعہ کی غلطی مانی گئی۔ پھر بغرض اثر مباہلہ کے لیے مرزاجی لعہ نے ایک برس معیاد رکھی تھی۔ فقیر نے بدلیل قرآن وحدیث اٹھانا چاہا۔ اس پر حکیم مذکور اور مرزا صاحب لعہ نے ہٹ کی۔ جس پر فقیر نے ۲۰ شعبان کو اشتہار شائع کیا۔ اور معیاد ۱۵ شعبان مقرر کی اور آخر شعبان تک منتظر رہا۔

امرتسر جا کر مرزاجی لعہ کو قادیان سے بلایا لیکن وہ مباہلہ کے لیے نہ آئے۔ اور اشتہار مورخہ ۲۵ شعبان بجواب اشتہار فقیر اس مضمون کا شائع کیا کہ تمام احادیث صحیحہ سے بغرض اثر مباہلہ کی معیاد ایک سال ثابت ہے۔ اور مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اور میری تکفیر کرنے والے تقویٰ اور دیانت کو چھوڑنے اور مجھ کو باوجود کلمہ گو اور اہل قبلہ ہونے کے کافر ٹھہراتے ہیں۔ اس کے جواب میں فقیر نے چند سو اکابر علماء اہلسنت لاہور، قصور اور امرتسر سے بدلیل قرآن کریم تصدیق کرایا کہ مباہلہ شرعی میں کوئی معیاد سال نہیں ہے۔ مرزا قادیانی لعہ نے محض بغرض دھوکہ دہی، جواب کا جھل وغیرہ قید ایک سال کی لگائی ہے۔ جب مرزا صاحب لعہ کسی مباہلہ، مناظرہ اور مخاصمہ کے لیے تیار نہ ہوئے تو مولانا (غلام دستگیر صاحب رح) نے ان الفاظ میں دعا کی۔

"اے اللہ الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم
ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع الانوار کی دعا
وسعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح
کا بیڑہ غرق کیا تھا۔ ویسا ہی دعا و التجا
اس قصوری کان اللہ لہ سے جو سچے دل سے
تیرے دین متین کی تائید میں الوسع ساعی ہے
مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح
کی توفیق رفیق فرما اگر یہ مقدر نہیں تو
ان کو مورد اس آیت قرآنی کے بنا فقطع
دابر القوم الذین ظلموا!"

آپ رح کی وفات کے بعد مرزا صاحب لعہ کو ذریعہ الہام

ہوا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اس مباہلہ سے مرے ہیں۔ "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۲۲۸ پر لکھا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا۔ اپنی کتاب میں دعا کی جو کاذب ہے خدا اسے ہلاک کرے "اربعین" نمبر ۳ کے صفحہ ۹ پر لکھا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔ اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کرچکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مرگئے۔ لہ اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کردیا کہ کاذب کون تھا"

لطف کی بات یہ ہے کہ اس "الہام" کو اصول صداقت بنانے والے مرزا صاحب لعہ خود موت کے دروازے پر پہنچ کر اس اصول کو توڑ دیتے ہیں۔ مرزا صاحب لعہ نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بدیں مضمون نکالا "اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ (امرتسری) میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں جھوٹا و کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے"

اس اشتہار کی اشاعت کے ایک سال تین ماہ بعد مرزا صاحب لعہ تو دنیا سے اٹھ گئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری رح نشان صداقت بن کر چالیس سال تک زندہ رہے اب ساری مرزائی امت مولانا غلام دستگیر قصوری رح کی وفات پر نشان صداقت و نبوت کا اعلان کرنے والے، مولوی ثناء اللہ امرتسری رح کی صداقت کا اعلان اس لیے نہیں کرتے کہ "الہامات" میں ترمیم کرنے والی نبوت خود دنیا سے اٹھ چکی تھی۔ اب اس جماعت کے بعض محققین اس مباہلہ اشتہاری کو اس لیے مباہلہ کی صف میں نہیں لاتے۔ وہ اس مباہلہ کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ جو مولوی غلام دستگیر قصوری سے یک طرفہ ہوا تھا۔ مگر کہتے ہیں کہ مولانا ہماری دعا سے فوت ہوئے۔ حالانکہ مولوی غلام دستگیر قصوری کی دعا میں یہ کہیں نہیں کہ جو جھوٹا ہو مر جائے۔ بلکہ فقطع دابر القوم الذین ظلموا میں قادیانیوں کی جڑ (مرکز قادیان) کو ختم کرنے کی التجا تھی جیسا کہ یہ مرکز کٹ گیا ہے۔

قتل مرتد پر

سوڈان کے صدر جعفر محمد نمیری کے نام شیخ بن باز اور ڈاکٹر نصیف کا تار

آپ نے مرتد ملحد محمود طٰہٰ کو قتل کرنے کا حکم صادر فرما کر شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ کا بیّن ثبوت دے دیا ہے۔

مجمع الفقہی الاسلامی کے صدر فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز اور رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف۔ دونوں رہنماؤں نے، مرتد محمود طٰہٰ کے قتل پر سوڈان کے صدر کی تائید و حمایت میں ان کی طرف دو علیحدہ علیحدہ ٹیلیگرام ارسال کیے ہیں جن کے متن حسب ذیل ہیں

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے ٹیلیگرام کا متن

گرامی قدر محترم جناب جعفر محمد نمیری صدر اسلامیہ جمہوریہ سوڈان

اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے دین کو غالب کرے آپ کو جملہ اچھے کاموں کی توفیق عطا فرمائے)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد،

مجمع الفقہ الاسلامی کا ایک اجلاس حال ہی میں مکۃ المکرمہ بیت اللہ العتیق کے زیر سایہ منعقد ہوا اس کے صدر اور جملہ اراکین، اللہ کے دشمن ملحد و زندیق محمود طٰہٰ کو مرتد ہونے کے جرم میں قتل کا حکم صادر فرمانے پر آپ کو بھرپور مبارک باد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں ہمیں آپ کے اس اقدام سے دلی مسرت ہوئی ہے۔ یہ مرتد ایک گمراہ ٹولے "الاخوان الجمہوریون" کا سربراہ تھا جو اسلام سے خارج ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا اور دوہرا اجر عطا فرمائے اور آپ کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو حق کا معاون و مددگار بنائے یقیناً اللہ جواد و کریم ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ'

صدر، مجمع الفقہی الاسلامی

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

گرامی قدر! محترم جناب جعفر نمیری صاحب

صدر جمہوریہ سوڈان۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ': وبعد

مجھے اس امر پر بڑی خوشی ہے کہ آنجناب شریعت مطہرہ کے حکموں کو اسلامیہ سوڈان اور یہاں کے مسلمانوں میں نافذ کر رہے ہیں اس پر میں آپ کا بھرپور شکریہ ادا کرتے ہوئے (دلی) قدر کرتا ہوں۔

شریعت اسلامیہ کا عملی نفاذ آپ کے اس مصمم ارادہ کی تائید کرتا ہے جو آپ کافی عرصہ سے کئے ہوئے ہیں۔ جو سمت اور راستہ آپ نے اختیار کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے اس دنیا میں زندگی گذارنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے یہی راستہ پسند فرماتا ہے

اخبارات کے ذریعہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے علم ترکی

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

حضرت مولانا شاہ سلیمان لاجپوری سورتیؒ

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا شاہ سلیمان کا مرزا قادیانی سے مباحثہ

آپؒ نے ایک مرتبہ مرزا قادیانی لعنہ سے ملاقات کی ہے۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں قادیان گیا۔ تو بارش کا زمانہ تھا۔ اور مرزا صاحب لعنہ مکان کی تیسری منزل پر رہا کرتے تھے اور نماز کے لیے اوپر جایا کرتے تھے۔

وہاں ان کے حواری حکیم نورالدین صاحب لعنہ بھی موجود تھے۔ ان کا دستور تھا کہ نماز کے بعد اپنے الہامات بیان کرتے تھے۔ حکیم نورالدین لعنہ نے ان سے میری نسبت کہا کہ یہ ایک نقشبندی درویش ہیں۔ چونکہ میرے پاس صرف ایک کملی تھی۔ اور ظاہری شان و شوکت کچھ نہیں تھی۔ اس لیے اولاً تو میری طرف متوجہ نہیں ہوئے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ انبالہ والے میری نسبت کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔ تو سب نے دست بستہ کہا کہ حضور آپ کو برحق سمجھتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ ہمارا کام ہے۔

اس میں سے ایک شخص نے کہا کہ حضور میں نے آپ کی اور توکل شاہ صاحب کی نسبت استخارہ دیکھا تو آپ کو مقبول پایا اور ان کو مردود۔ بس اس کہنے سے میرے بدن میں آگ لگ گئی۔ اس واسطے کہ توکل شاہ پنجاب میں ایک نہایت قابل قدر بزرگ ہیں۔ میں ان سے ملا ہوں اور وہ مجھ سے بہت محبت رکھتے تھے۔

پس فوراً میں نے کہا کہ تم نے کس طرح استخارہ کیا۔ اس نے کہا ایک کتاب کھول کر دیکھا میں نے کہا کہ کیا اسے استخارہ کہتے ہیں۔ تو مرزا صاحب لعنہ کہنے لگے کہ سائیں یہ جاہل لوگ ہیں فال کو استخارہ کہتے ہیں۔ اسی وقت ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ مجلس برخاست۔ سب اٹھ کر نیچے چلے آئے۔

میں نے حکیم نورالدین لعنہ سے کہا کہ مجھ کو مرزا صاحب سے تنہائی میں ملنا ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ تنہائی میں ان سے نہیں مل سکتے۔

خیر! دوسرے وقت بعد نماز کے کہنے لگے کہ بخاری لاؤ۔ معالم التنزیل لاؤ۔ لوگوں نے خداتعالیٰ کو نہیں پہچانا۔ خداتعالیٰ سخی ہے۔ جواد ہے انسانی استعداد میں کوئی رتبہ ایسا نہیں جو انسان پیدا نہیں کرسکتا۔ میرے دل میں آیا کہ یہ شاید ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا اگر اجازت ہو تو عرض کروں انھوں نے کہا کہو میں نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ زمانہ کے فقیر جاہل ہوتے ہیں۔ میں بھی نہ عالم ہوں اور نہ مباحث۔ صرف تسلی و تشفی کے لیے عرض کرتا ہوں کہ میں نے سنا ہے کہ مراتب انسانی میں پہلا رتبہ مثلاً مومن ہے۔ پھر ذاکر، پھر عابد، پھر زاہد، پھر ابدال، پھر اقطاب، پھر غوث، پھر فرد الافراد، پھر نبی، پھر رسول، پھر اولوالعزم۔ تو کیا انسان اپنے استعداد و کوشش سے نبوت بھی حاصل کرسکتا ہے۔ تو انھوں نے سر بزانو ہوکر بہت دیر تک مراقبہ کیا۔ پھر سر اٹھا کر

کہنے لگے کہ میرا کلام ولایت کے مقام میں ہے نبوت تو ختم ہو چکی ۔ میں نے کہا الحمد للہ میرا سوء ظن جاتا رہا اور معلوم ہوگیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں ۔ بس ایک شخص نے کہا مجلس برخاست ۔ وہ اٹھ کر اندر حجرہ میں چلے گئے اور سب لوگ نیچے اتر آئے ۔ پھر دوسرے وقت بھی اسی طرح ایک شخص نے کہا کہ مجلس برخاست کہ حضور کی طبیعت کمزور ہوتی ہے ۔ سب اٹھ کر چلے ہوئے گھر میں بیٹھا رہا ۔ مجھ کو لوگوں نے کہا اٹھو میں نے کہا کہ نہیں اٹھتے ۔ تب انھوں نے یعنی مرزا صاحب نے کہا کہ بیٹھنے دو ۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ میری جانب متوجہ ہوئے تب میں نے کہا !

سوال : میں لوگوں کو آپ کی کیا خبر دوں ؟

جواب : کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے مر گئے ۔

سوال : تو کیا آپ ان کے اوتار ہیں ۔ کیا تناسخ باطل نہیں ہے ؟

جواب : یہ مطلب نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ ان کا کام میرے ہاتھ سے لے گا ۔

سوال : وہ تو دجال کو قتل کریں گے آپ نے کون سے دجال کو مارا ؟

جواب : یہ نصاریٰ جن کی ایک آنکھ حق کی پھوٹی ہوئی ہے یہ گویا دجال ہیں ان کو رد کرنا گویا قتل کرنا ہے ۔

سوال : آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے

جواب : قرآن مجید میں ہے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي ۔

سوال : پھر وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ کے کیا معنی ہوں گے ؟
بس ساکت ہو کر بہت دیر تک سر بجیب مراقبہ کر کے کہ فرمایا
يَا أَحْمَدُ إِنِّي مُبَشِّرُكَ

سوال : وحی اور الہام میں کیا فرق ہے ؟

جواب : کچھ فرق نہیں ۔

سوال : میں نے سنا ہے کہ وحی میں فرشتہ روبرو ہوتا ہے اور الہام میں صرف پس پردہ ایک آواز ہوتی ہے اس لیے وحی میں خطا نہیں ہوتی اور الہام میں خطا ممکن ہے ۔

جواب سنی ہوئی بات کا کیا اعتبار ہے ؟

سوال : کیا الہام رحمانی اور شیطانی بھی ہوتا ہے ؟

جواب : ہاں ہوتا ہے ۔

سوال : پھر تو الہام میں غلطی ہو سکتی ہے ؟

جواب : مگر اہل اللہ کے پاس ایک مقیاس ہوتا ہے جس سے وہ خطا اور صواب کو پہچان لیتے ہیں ۔

سوال : مقیاس کے کیا معنی ؟

جواب : ترازو اور کانٹا ۔

سوال : ترازو یا کانٹا خراب ہو گیا ہو تو پھر خطا اور صواب کو کیسے تمیز کریں گے ۔ بس ساکت ہو کر سر بجیب مراقب ہو گئے پھر سر اٹھا کر کہا

جواب : اہل اللہ اسے پہچان لیتے ہیں ۔

سوال : شیخ محی الدین ابن عربی کا کشف کیسا ہے ؟

جواب : صحیح ہے ۔

سوال : وہ اپنے الہام میں فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں پھر سر بجیب مراقبہ ہو کر بہت دیر کے بعد سر اٹھا کر کہا ۔

جواب : قرآن کے سامنے سب کا الہام باطل ہے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي ۔

سوال : اس کے معنی موت کے کیسے ثابت ہوئے جب کہ معارض آیت میں موجود ہے ۔

سوال : بخاری میں حضرت ابن عباس تفسیر کرتے ہیں کہ اے مُمِيتُنِي ۔

سوال : بخاری نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے شام میں نزول ہونے کا ایک باب باندھا ہے وہاں آپ کے قادیان کا تو ذکر نہیں ہے ۔ بس ساکت ہوگئے اور غصہ سے پسینہ پسینہ ہوگئے ۔
نہایت غصہ سے کہنے لگے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے مر چکے ۔ بس مجھ کو بھی جوش آگیا اور میں نے کہا

سوال : اچھا اس پر فیصلہ ہے کہ تم اور ہم دونوں یہاں بیٹھ جائیں اور یا تم ہم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس لے جاؤ یا میں تم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس لے جاؤں اور بذات خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کرلیں کہ آپ حیات ہیں یا وفات پا چکے ہیں ۔ بس وہ ٹھنڈے ہوگئے پھر میں نے کہا کہ آپ کو خاتمہ کا ڈر ہے یا نہیں ، انھوں نے کہا کہ خدا نے دیا

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

مولانا عبدالحکیم راولپنڈی

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ (حدیث نبوی)

مجاہد ملت ثانی ابوذر زمانہ، مجسم علم و عمل حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی موت اس حدیث نبوی کا مصداق ہے مولانا ہزارویؒ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے ۴، فروری ۱۹۸۵ء کو چار سال پورے ہوگئے ہیں۔ لیکن دینی قرب رکھنے والے حضرات مولانا ہزارویؒ کے سانحہ موت کو یوں تازہ محسوس کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ حادثہ ابھی کل ہوا ہے۔ اس کی وجہ درحقیقت مولانا ہزارویؒ کا وہ اخلاص اور تنظیمی عمل تھا جس نے انگریز کے سوسالہ غلامی کے منحوس دور کی تمام نحوستوں کے باوجود اپنی خداداد قابلیت اور مسلسل جدوجہد سے اہل حق کو منظم اور فولادی قوت بنادیا تھا۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ اپنی حق گوئی اور بے باکی کی وجہ سے مصلحت کوش افراد کو ناپسند کرتے تھے۔ لیکن مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی صلابت اور عظمت نے دینی قوتوں کے اسلامی موقف کو مضبوطی سے اپنانے اور اظہار خیال کرنے کی جرأت دلائی۔ مولانا ہزارویؒ نے ساری زندگی اپنے آپ کو شہرت سے دور رکھا اور ناموری سے بچایا۔ اس لیے کہ مولانا کا مقصدِ زندگی حصولِ رضائے الٰہی اور اتباع سنت رسولؐ اور پیروی صحابۂ کرام تھا۔

حضرت مولانا ہزارویؒ کے ساتھ قریبی صحبت، سفر اور حضر میں کام کرنے والے حضرات اس بات پر گواہ ہیں کہ مولانا ہزارویؒ کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اسلام تھا۔ مولانا اسلام کے لیے متحرک تھے اور اسلام ہی کے لیے جیتے رہے۔ مولانا ہزارویؒ نے ہمیشہ اسلام، کتاب و سنت اور حیات صحابہؓ کرام کے موقف کو فوقیت دی۔

مولانا کی نظر میں سیاسی، وقتی اور مقامی مصلحتیں کوئی وقعت نہیں رکھتی تھیں۔ آپؒ ہمیشہ اپنے ساتھیوں کارکنوں کو یہی نصیحت کرتے کہ ہم دین کے لیے ہیں اور دین ہی ہماری زندگی کا مقصد اولین ہے۔ مولانا ہزارویؒ کا نظریہ یہ تھا کہ دورِ غلامی کے بعد اسلامی احکام اور عقائد و تعلیمات کو اپنانے کے لیے دینی قوت ضروری ہے عہد حاضر میں جماعتی تنظیم کا ہونا قوت کے اسباب میں سے ایک ہے۔ اس لیے مولانا تنظیم کے کام کو فوقیت دے کر منظم جدوجہد کے داعی تھے۔

مولاناؒ کا ماضی مجسم عمل کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیت علمائے اسلام کے ۱۹۵۶ء میں مغربی پاکستان کی سطح پر تنظیم جدید کا جب عمل شروع ہوا۔ ملتان کے تنظیمی اجلاس میں ناظم عمومی کے لیے دو چار بزرگوں کے نام تجویز ہونے پر منتخب امیر قطب دوراں شیخ التفسیر بانی انجمن خدام الدین، داعی توحید و سنت، پیر طریقت، عارف ربانی، ولی کامل حضرت مولانا احمد علیؒ صاحب لاہوری نے مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا نام ناظم عمومی کے لیے خود تجویز فرمایا تھا۔ اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ حضرت لاہوریؒ نے مولانا ہزارویؒ کی تنظیمی صلاحیتوں کے پیش نظر ان کی تجویز فرمائی تھی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اسی وقت حضرت شیخ التفسیرؒ پر منکشف فرمایا ہو

گا۔ کہ جمعیت علمائے اسلام کی تنظیم مولانا غلام غوث ہزاروی کے ہاتھوں پروان چڑھے گی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا مولانا ہزاروی نے مشرقی و مغربی پاکستان کے کونے کونے، قصبہ قصبہ گاؤں گاؤں پہنچ کر تنظیمیں قائم کیں اور دفاتر کھولے۔ ۱۹۷۰ء میں صرف مغربی پاکستان یعنی موجودہ حصے میں دو ہزار فعال دفاتر کام کر رہے تھے۔ یہ مولانا ہزاروی کی محنت صداقت اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کی منہ بولتی کرامت تھی۔

مولانا ہزاروی کی تنظیمی محنت کا پھل جمعیت علماء اسلام نے ۱۹۷۰ء میں سیاسی پارلیمانی موڑ پر حاصل کر لیا۔ قومی اسمبلی میں جمعیت علمائے اسلام کے سات مقتدر اور عظیم راہنما کامیاب ہو کر پارلیمنٹ کے ممبر بنے، جن کے علمی اور عملی وزن کے سامنے باقی سب لوگ طفل مکتب کی حیثیت رکھتے تھے۔ جمعیت علماء اسلام کے ممبران کی کامیابی کا سہرا درحقیقت مولانا ہزاروی کی تنظیمی جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ جمعیت علمائے اسلام کی تنظیمی قوت کا مظاہرہ قومی اسمبلی کے موقعہ پر ہو چکا تو باطل نظریات کی حامل جماعتوں پہ خوف و ہراس کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ بعض لوگ تو یہاں تک مذبوحی حرکتیں کرنے لگ گئے۔ خصوصاً صوبائی اسمبلی کے الیکشن کے موقعہ پر ان کا نام نہاد روشن خیال آزادی پسند فیض یافتگان ماسکو کی آنکھوں سے روایتی شرم و حیا اور علاقائی مروت بھی جاتی رہی جمعیت علمائے اسلام سے خوف کے اس پس منظر میں جمعیت کی مخالف قوتوں نے درپردہ جمعیت علمائے اسلام کو کمزور کرنے کی مختلف سازشیں شروع کر رکھی تھیں۔ ان تمام قوتوں کا منتہا مقصد مولانا ہزاروی کو راستے سے ہٹانا تھا۔ جو اپنے کارکنوں کی پختگی اور عملی جدوجہد کا نشان بن چکا تھا۔ اس غرض کے لیے جمعیت علمائے اسلام کے مذہبی سیاسی مخالف قوتوں نے ہر حربہ استعمال کیا۔ ناپختہ ذہن کارکنان جمعیت کے لیے پروپیگنڈہ مشن کے دہانے کھول دیئے گئے۔ کذب و افتراء کا طوفان اس طرح چلایا گیا کہ اللہ کی حفاظت کے بغیر ٹروں ٹروں کا سنبھلنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ یہ سب کچھ بالواسطہ جمعیت کو کمزور کرنے جمعیت میں دراڑیں ڈالنے اور جمعیت کی تنظیمی کیفیت کو ختم کرنے کی باطل قوتوں کی سازش تھی۔

مولانا ہزاروی ــــــــ دین کو سمجھنے سمجھانے اور عمل میں لانے کے لیے اصحاب رسولؐ کی پیروی اور ان کی اتباع کو لازمی شرط قرار دیتے تھے۔ صحابہ کی وکالت ان کے ایمان کا جزو بن چکی تھی۔ سیاست کی مصلحتوں کو وہ شریعت پہ قربان کرتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، مولانا نانوتویؒ جیسے اکابر کے فکر و عمل پر پختگی کو مولانا ہزارویؒ لازمی قرار دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ فکر و نظر میں ناہمواری رکھنے والی جماعتیں حضرت مولانا ہزاروی سے خصوصاً اور ان کے دور میں جمعیت علمائے اسلام سے عموماً ناراض رہتیں۔

دنیا کا وہ کون سا جھوٹ ہے جو نام نہاد اتحاد کے اسٹیج سے مولانا ہزاروی مرحوم کے بارے میں نہ بولا گیا ہو۔ الزامات کے کارخانے اور تہمتوں کے گودام میں جو کچھ جس کو میسر آیا تھا ہر ایک نے اپنا اپنا حصہ مولانا ہزاروی کے کھاتے میں ڈالا۔ لوگ خوش تھے کہ ہم نے ہزارویؒ کو ختم کر دیا لیکن تاریخ کہہ رہی تھی کہ نادانو! اپنے ہاتھوں سے اپنے ہی آشیانے کو آگ لگا رہے ہو۔ تدبر و ہوش کے دامن کو چھوڑ کر جوش کی موجوں پر شہسواری کرتے ہوئے بے ادبی اور گستاخی کی چھینٹیں ہزارویؒ کے دامن پر پھینکنے کی سعی نامشکور کا آغاز کیا تھا۔ آج تست کے ہاتھوں اس بے ادبی گستاخی کے طوفان میں کسی کی پگڑی اچھلے بغیر نہ رہی۔ غلط بیانی اور الزام سازی میں آج ہم امریکہ کے پروپیگنڈے کو مات کر گئے ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام کے ماضی سے واقف اور جمعیت علمائے اسلام کے کتاب اللہ، سنت رسولؐ، عمل صحابہ کرامؓ کی پیروی مقصد حیات بطور پالیسی اپنانے والے ملک کے عظیم کارکنوں کو چاہیے کہ اپنی نشاۃ ثانیہ کا آغاز اسی طرز پر کریں جیسا کہ مولانا ہزارویؒ ان کے عظیم ہم سفر اکابرین نے کیا تھا عقائد و نظریات میں پختگی کے لیے مولانا ہزارویؒ کی زندگی کو اپنائے بغیر مسلک حق کا تحفظ نہیں ہو سکتا۔ آج سب سے زیادہ نقصان فیضان قاسمیؒ، تجلیات گنگوہیؒ کے مسلک کا ہو

باقی ص ۱۵ پر

کاروانِ ختمِ نبوت

قاتل مرزائیوں کو پھانسی دی جائے

مکتوب ڈھاکہ

صادق آباد

صادق آباد سے مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے ناظم نشریات جناب گل محمد ظفرؔ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ گذشتہ روز امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ ۱۶ مارچ کو رحیم یار خان کے دورے پر تشریف لائے حضرت کا قیام اپنے مرید شیخ صلاح الدین کی کوٹھی پر تھا۔ ضلعی مبلغ مولانا احمد بخش شجاعبادی کی قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کا ایک وفد حضرت سے ملاقات کی خاطر شیخ صاحب کی رہائش گاہ واقع چک ۱/پی روانہ ہوا۔ اور حضرت سے ضلعی دفتر کے دورہ کی دعوت دی جسے حضرت نے قبول فرمایا اور بعد نمازِ ظہر دفتر میں تشریف لائے۔ وہاں حضرت نے کارکنوں سے خطاب فرمایا بعد ازاں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ انتخاب کے بعد مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر : مولانا بشیر احمد حامدؔ

نائب امیر: مولانا عبدالکریم ندیمؔ، خانپور

نائب امیر دوم : مولانا غلام مصطفیٰ، لیاقت پور

ناظم اعلیٰ: مولانا عبدالغفور خان ڈاہر

نائب ناظم: مولانا عبدالرشید غفانی، صادق آباد

ناظم نشر و اشاعت : گل محمد ظفرؔ،

خازن : جناب محمد شفیع ہاشمی۔

ناظم تبلیغ: مولانا عبدالرشید خاکیؔ۔ چک ۳۶/پی

امیر مرکزیہ کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ رات کو مدرسہ تجوید القرآن صادق آباد میں جلسہ دستار بندی تھا مہتمم مدرسہ قاری عبدالستار کی دعوت پر حضرت امیر صادق آباد تشریف لے گئے۔ قرآن پاک ختم کرنے والے طلبہ کی دستار بندی فرمائی۔ ان کے دفتر مدرسہ میں حضرت نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ صحافیوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے حضرت نے فرمایا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے دو سال ہو چکے ہیں۔ لیکن اس معاملے میں ذرہ برابر بھی پیش رفت نہیں ہوئی۔ حضرت نے فرمایا کہ قادیانیوں نے آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے لیے مخصوص سیٹوں پر الیکشن میں بھی حصہ نہیں لیا لیکن دھوکہ دہی سے مسلمانوں کی سیٹوں پر الیکشن لڑا ہے حتیٰ کہ سینیٹ کے الیکشن میں بھرپور حصہ لیا ہے اور در پردہ سرکاری مشینری نے ان کی الیکشن مہم میں حصہ لیا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ اگر قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر برقرار رکھا گیا تو یہ بات ملکی سلامتی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے

۱۷ مارچ کو بعد نماز ظہر مظہر نثار جنرل سیکرٹری کالعدم جمعیت علماء اسلام کی کوٹھی پر شہریوں

خطبہ جمعہ

یہ وہ خطبہ جمعہ ہے جو مسلم جوڈیشل کونسل کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) کی طرف سے تمام ائمہ حضرات میں تقسیم کیا گیا اور انہوں نے ۲۷۔اکتوبر ۸۴ء بروز جمعہ تمام مساجد میں پڑھا۔

(ادارہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ۔ اَلْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ :

اِنَّ الطَّآئِفَةَ الْبَاغِیَةَ الضَّالَّةَ الْمَعْرُوْفَةَ بِالْاَحْمَدِیَّةِ وَالْقَادِیَانِیَّةِ تَرْفَعُ رَاْسَهَا مِنْ جَدِیْدٍ تَبُثُّ سُمُوْمَهَا وَتَنْشُرُ ضَلَالَهَا وَعَقَائِدَهَا الْفَاسِدَةَ وَالْبَاطِلَةَ فِی الْبِلَادِ۔ اِنَّ مُؤَسِّسَ هٰذِهِ الطَّآئِفَةِ قَدْ کَتَبَ فِیْ کُتُبِهٖ وَادَّعٰی بِاَنَّهٗ الْمَهْدِیُّ الْمُنْتَظَرُ وَبِاَنَّهٗ نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَبِاَنَّهٗ الْمَسِیْحُ عِیْسٰی۔ دَعٰی اِلَی الْوُقُوْفِ مَعَ الْاِسْتِعْمَارِ مِنَ الْاِنْجِلِیْزِ لِاَنَّهُمْ اَرْبَابُ نِعْمَتِهٖ وَ اَصْحَابُ الْفَضْلِ عَلَیْهِ فِیْ حِمَایَتِهٖ وَ نَشْرِ دَعْوَتِهٖ وَ نُبَیِّنُ بَعْضَ مَبَادِئِ الْاَحْمَدِیَّةِ وَالْقَادِیَانِیَّةِ :

اَلْقَوْلُ بِعَدَمِ خَتْمِ النُّبُوَّةِ وَ تَاْوِیْلُ مَا یَدُلُّ عَلٰی خَتْمِهَا۔ غُلَامُ اَحْمَدَ هُوَ الْمَهْدِیُّ وَالْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ۔ بَابُ الْوَحْیِ مَفْتُوْحٌ وَقَدْ نَزَلَ عَلَیْهِ وَسَمِعَهٗ بَعْضُ اَتْبَاعِهٖ۔ تَحْرِیْمُ الْجِهَادِ وَ الدَّعْوَةُ لِطَاعَةِ وُلَاةِ الْاَمْرِ مِنَ الْاِنْجِلِیْزِ۔ قَادِیَانُ وَمَسْجِدُهَا تُمَاثِلُ مَکَّةَ وَمَسْجِدَهَا۔ تَکْفِیْرُ مَنْ لَا یُصَدِّقُ بِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اِنَّ عَلَیْنَا اَنْ نَاْخُذَ حِذْرَنَا مِنْ فِتْنَةِ هٰذِهِ الطَّآئِفَةِ لِاَنَّهُمْ یُرِیْدُوْنَ هَدْمَ الْاِسْلَامِ مِنْ اَسَاسِهٖ، وَالدِّیْنُ الْاِسْلَامِیُّ لَیْسَ فِیْ حَاجَةٍ اِلٰی هٰؤُلَاءِ الْخَوَنَةِ الْاَرَاذِلِ لِاَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ : اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ وَقَدْ خَتَمَ اللّٰهُ الرِّسَالَاتِ السَّمَاوِیَّةَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ۔ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے نام ایک کھلا خط

السلام علیکم!

جناب عالی

ہم سب سے پہلے اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں آپ کے کیے گئے اقدامات کی تعریف کرتے ہیں اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ اس ملک کے ہر شعبہ میں اسلامی نظام نافذ کرنے کے سلسلے میں آپ کے شانہ بشانہ رہی ہے۔

عالی مرتبہ!

ہم آپ اور اس ملک کے دیگر ذمہ دار رفقاء کی کی توجہ ایک ایسے فتنہ کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں اور بار بار کراتے رہے ہیں۔ یہ فتنہ قادیانیت ہے۔ اس فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد یہ لوگ کچھ عرصہ کے لیے اندرون خانہ چلے گئے تھے۔ اور وہیں سے اپنے ناپاک عزائم کو پروان چڑھانے کے لیے کوششیں کرتے رہے مگر کچھ عرصہ سے یہ لوگ کھل سامنے آگئے ہیں

صدر محترم!

کنری شہر، ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے بعد "ربوہ ثانی" کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اور اب پاکستان اور عالم اقوام میں آباد قادیانیوں کی نظریں کنری پر لگی ہوئی ہیں۔ کنری اور اس کے گرد و نواح میں ہزاروں کی تعداد میں قادیانی آباد ہیں۔ اور یہاں ان کا وسیع پیمانے پر کاروبار پھیلا ہوا ہے۔

جناب عالی

جس اہم مسئلہ کی جانب مجلس تحفظ ختم نبوت کنری آپ کی توجہ دلا رہی ہے۔ قادیانی کنری اور اس کے گرد و نواح میں ایک نئی سازش پر عمل پیرا ہیں۔ وہ یہ ہے کہ قادیانیوں کے نوجوان اور نوعمر لڑکے ... طیبہ کے بیج کھلے عام اپنے سینوں پر لگا کر شہر کا گشت کرتے ہیں اور اسی قسم کے بیج اور اسٹیکر اپنی دکانوں اور دیگر اہم کاروباری مراکز میں نمایاں جگہوں پر لگا رکھے ہیں۔ جس سے مسلمانان کنری میں سخت غم و غصہ اور اشتعال پھیلا ہوا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ملک میں امن و امان برقرار رکھتے ہوئے اسلامی نظریہ کے مطابق اسلام کی سربلندی کے لیے کوشش کی جائے۔ مگر قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزیوں اور دل آزاریوں کے سبب مسلمانان کنری کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں خدا نہ کرے کسی بھی وقت کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو جائے اس لیے یہ چند الفاظ آپ کی خدمت میں گزارش گزار کرنا اپنا قومی و دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ آپ اولین فرصت میں صوبہ سندھ اور ضلع تھرپارکر کی انتظامیہ کو فوری طور پر اقدام کرکے اس فتنہ کو کچلنے کے احکامات جاری فرمائیں گے تاکہ مسلمانان کنری کے جذبات بھڑکنے سے روکے جا سکیں میں دعا گو ہوں کہ رب العزت آپ کو صحیح

باقی صفحہ ۱۵ پر

تواضع کی حقیقت

مولانا احمد علی، لیسٹر (انگلینڈ)

من تواضع للہ رفعہ اللہ " الحدیث

جو شخص اللہ کی رضا مندی کی خاطر تواضع کرے اللہ اسے بلند کریگا۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی عظمت و جلال کی وجہ سے جو شخص تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند مرتبہ عطا فرماتے ہیں۔ کیونکہ اس شخص نے اللہ کی رضامندی کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کیا ہے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے۔

تواضع کی تعریف کرتے ہوئے ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ اپنے نفس کو ہر ہمنشین سے کم سمجھے اور یہ کم سمجھنا ذوقی اور وجدانی طور پر ہو محض علم کے درجہ میں نہ ہو۔ لیکن تواضع میں ایک بار یکی جس کو سمجھنا ضروری ہے وہ تواضع کی شرط یہ ہے کہ اپنی تواضع اس کے پیش نظر نہ ہو کیونکہ جو شخص اپنی تواضع کا مشاہدہ کر رہا ہے تو درحقیقت اپنے لیے مقام عالی کو ثابت کر رہا ہے اور کبر کے لیے یہی خیال بھی کافی ہے۔

حدیث سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ انسان لوگوں کے واسطے تواضع نہ کرے یعنی اپنے نفس میں تو بڑائی کا اعتقاد ہو اور لوگوں کے سامنے تواضع کرے۔ اس کے متعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ یہ تو اکبر التکبر ہے۔

اکمال الشیم میں لکھا ہے کہ جس نے اپنے لئے تواضع کو ثابت کیا وہ بلاشبہ متکبر ہے کیونکہ تواضع کا تو اپنی رفعت قدر کے مشاہدہ کے بعد ہوگا۔ پھر جب تواضع کا اپنے لیے دعویٰ کیا گیا تو گویا اپنے مرتبہ کی بلندی کا مشاہدہ کیا تو یہ تکبر نہیں تو اور کیا ہے۔

علامہ ابن الحاج ؒ فرماتے ہیں کہ بعض اہل تحقیق کا قول ہے کہ جو شخص یہ سمجھے کہ میں کتے سے بہتر ہوں۔ تو جان لینا چاہیے کہ کتا اس شخص سے بہتر ہے کیونکہ کتے کو تو نہ حساب دینا ہے اور نہ دخول جہنم ہے

(فیض القدیر ج ۶ ص ۱۹)

ہمارے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو تواضع کے پیکر تھے اور ان میں تواضع کی صفت نمایاں ہوتی تھی۔ اعلیٰحضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری ؒ کی تو پوری زندگی ہی تواضع و انکسار کی تھی۔ ہمارے جملہ اکابرین میں شاہ صاحب رائے پوریؒ کی تواضع ضرب المثل تھی۔ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی ؒ نے ایک حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کی زندگی میں رائپور تشریف لے گئے۔ حضرت تھانوی نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اکبر اس باغ کے درختوں کے پتے پتے سے تواضع ٹپک رہی ہے

چونکہ تواضع کی ضد تکبر ہے لہذا اس کا بھی کچھ تذکرہ کردینا مناسب ہے نفس کی بلندی و عظمت کے خیال کو تکبر کہتے ہیں۔

تکبر ہی نے بہت سوں کو اللہ تعالیٰ کی قربت سے محروم رکھا۔ ابلیس کے متعلق مشہور ہے کہ سب سے زیادہ اللہ کی بندگی کرنے والا تھا۔ لیکن جب اس نے تکبر کیا ملعون ہوگیا۔

تکبر ایک ایسی آفت ہے جو نیکی کا نام و نشان مٹا دیتی ہے۔ اعمال اور دینی امور نقصان دینے والی تمام چیزیں اتنی

وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔ فَشَرِيْعَةُ الْإِسْلَامِ أَكْمَلُ الشَّرَائِعِ وَنَبِيُّهَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَالدِّيْنُ الْإِسْلَامِيُّ صَالِحٌ لِجَمِيْعِ الْأَزْمَانِ وَلِسَائِرِ النَّاسِ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ۔ جَاءَ بِكُلِّ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْإِنْسَانِيَّةِ۔ فَالْإِسْلَامُ بَرِيْئٌ مِنْ مِرْزَا غُلَامٍ وَأَتْبَاعِهٖ۔ إِنَّهُمْ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ خَائِنُوْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ أَلَا فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ إِحْذَرُوْا هٰؤُلَاءِ الطُّغَاةَ الْفَسَقَةَ وَتَمَسَّكُوْا بِدِيْنِكُمْ فَلَا يَخْدَعَنَّكُمْ هٰؤُلَاءِ بِأَبَاطِيْلِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ وَكُوْنُوْا يَدًا وَاحِدَةً عَلٰى مُحَارَبَتِهِمْ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ : أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوْحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْئٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ۔ وَلَوْ تَرٰى إِذِ الظَّالِمُوْنَ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوْا أَيْدِيْهِمْ أَخْرِجُوْا أَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ۔

تمام آئمہ حضرات سے درخواست ہے
مندرجہ بالا خطبہ کو بروز جمعہ اپنی اپنی مساجد میں پڑھیں۔

مولانا انوار الحق حقانی سے اظہار تعزیت

کوئٹہ: جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی کے خسر جامع مسجد سنہری پٹیل پاڑہ کراچی کے خطیب مولانا عبداللہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ جن کی تجہیز و تکفین کے بعد مولانا قاری انوار الحق کوئٹہ پہنچ گئے۔ جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد، سابق وفاقی وزیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی، مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے امیر مولانا محمد منیر الدین، جامع مسجد حیدریہ کے خطیب حافظ عبدالرشید ہزاروی، جامع مسجد اقصیٰ کے خطیب مولانا محمد یوسف، جامع مسجد قمر کے خطیب مولانا محمد اکبر، مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما نذیر احمد تونسوی، صوفی جلال الدین ترین، مدرسہ حقانیہ کے مہتمم مولانا قاری انوار الحق حقانی، جامع مسجد گول کے خطیب مولانا عبدالرحیم رحیمی، جامع مسجد طوبیٰ کے خطیب قاری سید افتخار احمد، کونسلر مقصود زمان، زاہد مقیم ایڈووکیٹ، نیاض حسن سجاد، ناظم صلوٰۃ حاجی محمد افضل ملک، ملک نذیر محمد خان سفر خیل اور دوسرے شہریوں نے اظہار تعزیت کیا۔ مرحوم کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ دریں اثناء مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس نائب امیر چوہدری محمد طفیل احرار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا قاری انوار الحق حقانی سے اظہار تعزیت کیا گیا۔ اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی مجلس کا ایک وفد تعزیت کے لیے مولانا قاری انوار الحق کے پاس جائے گا۔

ضروری تصحیح

جلد ۳ ، شمارہ ۳۸ میں "دعوت حفظ ایمان" مضمون کے تحت صفحہ ۱۲ پر کتابت کی غلطی کی وجہ سے غلط ہوگئی ہے۔ اصل عبارت یوں پڑھی جائے۔

"آخر میں یہ عاجز بحیثیت رعیت ریاست کشمیر ہونے کے حکومت کشمیر کو متنبہ کرنا چاہتا ہے کہ قادیانی عقیدہ کا آدمی عالم اسلام کے نزدیک کافر ہے۔"

تمام قارئین سے معذرت کے ساتھ درخواست ہے کہ تصحیح کریں۔

کارمینا
بدہضمی، قبض، گیس،
سینے کی جلن، تیزابیت
وغیرہ کا اچھا علاج ہے۔
carmina
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیئے۔
آوازِ اخلاق
معاف کر دینا بہترین انتقام ہے۔
Adarts CAR-4/84

مفر نہیں جتنا تکبر ہے۔ اور جب یہ کبر بڑھ جاتا ہے تو اس کا علاج مشکل ہوجاتا ہے۔

تکبر کی صفت اللہ کے ساتھ مختص ہے کوئی اس میں شرکت نہیں کرسکتا۔ حدیث قدسی میں ہے

الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی فی واحد منھما ادخلتہ نار جھنم۔

ترجمہ: کبرائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو شخص ان دونوں میں سے کوئی ایک مجھ سے لینے کی کوشش کرے گا میں اُسے جہنم میں داخل کروں گا۔

تمام صفات حسنہ حقیقۃً اللہ کے لیے ثابت ہیں مگر صورۃً و مجازاً انسان بھی اس سے متصف ہوا ہے اور رحیم وکریم و مربی کہا جاسکتا ہے۔ بجز عزو کبریائی کے کہ جس طرح ایک چادر اور تہبند میں دو شخص نہیں سما سکتے اسی طرح یہ دونوں صفتیں حق تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں کہ برائے نام بھی کوئی ان سے متصف نہیں ہوسکتا۔ بس اگر کسی نے کھینچا تانی کرکے بناوٹی توڑ تکبر کا لباس پہنا تو بڑا بننے کی جگہ دنیا ہی میں ذلت کا عذاب چکھتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ انسان کو تواضع اختیار کرنا چاہیے اور تکبر سے مطلق اجتناب کرنا چاہیے۔ حضرت جعفر بن حمدان فرماتے ہیں کہ اطاعت کرنے والوں کا گنہگاروں پر تکبر کرنا ان کے گناہوں سے زیادہ شدید ہے اور ان کے لیے ان کے گناہوں سے زیادہ مضرت رساں ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ تواضع کے ساتھ بے عملی اتنی نقصان دہ نہیں جب کہ وہ فرائض و واجبات اور سنن مؤکدہ پر عمل کرتا ہے اور کبر کے ساتھ نہ کوئی عمل مستحب نتیجہ خیز ہوتا ہے اور نہ علم مطلوب۔

اکثر عارفین کے کلام میں یہ مقولہ پایا جاتا ہے کہ معصیت جو ذلت کو پیدا کرے۔ بہتر ہے اس اطاعت سے جو تکبر پیدا کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حنیف رامے قادیانیوں کی حمایت کرکے اپنی سیاسی ویرانی دور نہیں کرسکیں گے! سید عبدالمجید ندیم

کراچی ۱۵ مارچ۔ صدیق اکبر کانفرنس کراچی سے خطاب کرتے ہوئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رکن سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ منکرین ختم نبوت کو امت مسلمہ کو صدیقی خلافت میں ہونے والے فیصلوں کی تقلید کرنا ہوگی۔ اور یہ طے شدہ امر ہے۔ کہ اس میں کسی دوسری رائے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی لابی فرنگی سیاست کی پرانی آماجگاہ ہے جس کے ذریعہ برصغیر میں فرزندان اسلام کو سیاسی موت مارنے کا پروگرام روبہ عمل ہے۔ سید ندیم نے کہا کہ حالیہ آرڈیننس اس خطرے کے سدباب میں ایک پیش رفت ہے حرف آخر نہیں۔ سید ندیم نے قومی اسمبلی اور سینٹ کے ممبران سے اپیل کی وہ اسمبلی میں جاکر مسئلہ ختم نبوت کے ضمن میں قومی جذبات کی ترجمانی کریں۔

مولانا عباس علی جینا اور مولانا گردا کی دفتر کراچی آمد

پچھلے دنوں جمعیت علماء ٹرانسوال (جنوبی افریقہ) کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا عباس علی جینا اور جمعیت کے رکن مولانا محمد گردا انڈیا سے جنوبی افریقہ واپسی پر ہردو کراچی میں ٹھہرے اس دوران آپ دونوں حضرات نے کافی وقت دفتر کراچی میں گذارا۔ دفتر کراچی کے علاوہ آپ علامہ بنوری ٹاؤن اور دارالعلوم کراچی بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے مجلس کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا اور مجلس کی خدمات کو سراہا۔ واضح رہے کہ مولانا جینا جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کی طرف سے ہونے والے مقدمے میں مسلمانوں کی طرف سے چند گواہوں میں سے ایک ہیں۔ آپ نے پچھلے سال نومبر ۸۴ء میں کیپ ٹاؤن میں اس کیس کے سلسلے میں مسلمانوں کے لیے بے پناہ خدمات انجام دیں۔

اداریہ

نئی حکومت کے لیے چیلنج

الحمد للہ ــــــ ۷۳ء کے آئین کا بیشتر حصہ بحال ہوگیا۔ جو رہ گیا ہے اس کی بھی جلد بحالی کا امکان ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ جنرل محمد ضیاء الحق نے صدارت کے لیے اور جناب محمد خان جونیجو نے وزارتِ عظمٰی کے لیے حلف اٹھالیا۔ ہمیں نہ تو کسی کی صدارت یا وزارت سے دلچسپی ہے اور نہ ہی سیاست کا چسکا۔ ہم تو محافظ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و ناموس کے۔ ہماری ایک ہی دُھن ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام کس طرح اونچا ہو۔ ہمارے اکابر نے ایک ہی مشن بتایا اور ہماری منزل طے شدہ ہے ــــــ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا سدِّباب۔

دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ہم اپنے موقف سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ اپنے موقف کے لیے قربانی کا وقت آیا تو ہم نے ۵۳ء میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کے خون کے نذرانے تاجدار مدینہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و ناموس کے لیے پیش کیے۔

آج بھی ہم اسلام اور ملک کے لیے قربانیاں دینے کے لیے تیار ہیں۔ ہم یہ واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی بقا کا راز اسی میں مضمر ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے اس لیے کہ پاکستان کی یہ عظیم الشان عمارت عقیدۂ ختم نبوت کی بنیاد پر کھڑی ہے۔

قادیانیت کے مسئلہ کی سنگینی سے ویسے تو پاکستان کا ہر مسلمان واقف ہے۔ لیکن گذشتہ ایک عرصہ سے قادیانی جو خطرناک کھیل، کھیل رہے ہیں۔ وہ موجودہ نئی حکومت کے لیے ایک چیلنج ہے۔ ہم حکومت کے علم میں یہ بات لانا ضروری سمجھتے ہیں کہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر اس وقت لندن میں ملک دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں انہوں نے ہالینڈ میں جو تقریریں کی ہیں۔ اور ان میں جو زہر اگلا ہے وہ تو حکومت کے علم ہے اور ان کی تازہ ہدایات پر پاکستان میں قادیانیوں نے ملک میں جو "کلمہ مہم" شروع کر رکھی ہے۔ وہ حکومت کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ قادیانی مسلمانوں کو مسلسل مشتعل کر رہے ہیں۔ اگرچہ ملک کے مختلف حصوں میں قادیانیوں کی گرفتاریاں ہوئی ہیں لیکن بعض مقامات پر انتظامیہ سردِ مہری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ جب کہ قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر کھلے بندوں تلے ہوئے ہیں۔

ہم اس وقت نئی حکومت سے صرف اتنا عرض کریں گے وہ قادیانیوں کی موجودہ سرگرمیوں کا نوٹس لے تاکہ مسلمانانِ پاکستان کے اسلامی جذبات مشتعل نہ ہوں۔

بقیہ:- شاہ سلیمان

کا تو سب کو ڈر ہے ۔ میں نے کہا کہ بس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے ۔ آمین ثم آمین ۔
الغرض، پھر بعد اس مباحثہ کے ایک رقعہ بھیجا کہ ان کو فلاں فلاں کتاب دینا ۔ پھر مجھے کہا کہ میری کتاب دیکھو ۔ میں نے کہا کہ بس میں آپ سے مل چکا اب کتاب دیکھنے سے کیا حاصل ۔ میں کتاب کو کہاں اٹھاتا پھروں گا ۔

جب ہم نیچے آیا تو یہاں کھلبلی بھی ہوئی تھی کہ خدا جانے اوپر کیا کیا باتیں ہوئی ہوں گی ۔ پھر میں نے حکیم نورالدین سے کہا کہ تم نے مرزا صاحب لعہ کو کہاں جا کر بٹھا دیا ۔ کوئی غوث قطب بنا دیتے تو کوئی بات بھی مانتے، جیسی ہوتی ۔ لیکن تم نے تو نبی ہی بنا ڈالا ۔ تو انھوں نے کہا کہ آپ ان کی کتابیں دیکھیں میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ سب آپ کی تصنیف کردہ ہیں ۔

بقیہ: ٹیلیگرام کا متن

کی تصدیق کرتے ہوئے مرتد طٰہٰ کو قتل کرنے کا حکم جاری فرمایا ہے (آپ کا یہ اقدام بالکل صحیح ہے) رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیس نے بھی اپنے چھٹے اجلاس منعقدہ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ میں اس مرتد کے بارے میں مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی تھی ۔ (اس قرارداد کا عنوان تھا)

محاربۃ المرتدین (مرتدوں سے جنگ)

رابطہ کی مجلس تاسیس نے محمود طٰہٰ کے مسئلہ پر مکمل غور کیا ہے، اس نے اپنے لئے رسالت و مسیحیت کا دعوےٰ کیا ہے ۔ ختم نبوت اور کلمۂ شہادت کی جزثانی (محمد رسول اللہ) کا انکار کیا ہے جو اسلامی احکام عورت سے متعلق ہیں ان پر طعنہ زنی کی ہے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی فرضیت کا اس نے انکار کیا ہے اس نے خود اعتراف کیا ہے کہ میں ان ارکان میں کوئی بھی ادا نہیں کرتا ۔

یہ تمام (کفریہ) عقائد اس کی اپنی کتابوں میں موجود ہیں اس پر مسلمانوں کی تمام جماعتوں عادل گواہوں اور محکمہ شرعیہ علیا خرطوم نے اس کے خلاف فیصلہ دیا ۔

اس بناء پر مجلس تاسیس نے بالاجماع فیصلہ دیا ہے کہ طٰہٰ مرتد ہے اور اسلام سے خارج ہے اور محکمہ شرعیہ عالیہ خرطوم کے فیصلہ کی تائید کی ہے اور یہ کہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کے ساتھ مرتدین جیسا معاملہ کریں ۔ اسی طرح اس کی تمام کتب کی ضبطی، جہاں بھی وہ پائی جائیں اور ان کی طباعت کی ممانعت ۔

جیسا کہ مجلس تاسیس نے اپنے چوبیسویں اجلاس میں جو مکۃ المکرمہ ۱۴۰۲ھ (۱۹۸۲ء) میں منعقد ہوا تائید کی ہے اور امانت عامہ کا تقاضا ہے کہ محمود طٰہٰ کے جھوٹے پروپیگنڈے کی تردید کی جائے ۔

پس آنجناب نے اس مجرم فسادی کے قتل کا فیصلہ کر کے مسلم ممالک اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے نجات دلائی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ جزیل اور نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے آپ کی لغزشوں کو معاف کر کے دین حق پر ثابت قدم رکھے اور آپ سے دین کی خدمت لے لے بس وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ میری طرف سے بہترین تحفۂ سلام قبول فرمائیے ۔

بقیہ: گلدستہ

اور ان کے معاملات کی درستی کے لیے ہم کس منہ سے کہہ سکتے ہیں ۔ پہلے خود تو عزیمت وہمت پیدا کریں اور اپنے کو نمونہ بنا کر اہل و عیال کے سامنے پیش کریں ۔ تب ان سے کہنے کی ہمت ہوگی اور ہمارے کہنے میں قوت و برکت ہوگی ۔

ذرا سوچئے ! کیا اسی ظاہر و باطن کو لے کر کل کو اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوں گے ۔ اور کیا اسی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کی توقع رکھیں گے جب کہ آپ ان کا کہنا تک نہیں مانتے ہیں ۔ شیخ سعدی رحمہ فرماتے ہیں ؎

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

اہل خصوص کے مقامات کے حصول کی تمنا ہے اور ابھی عوام کی صف میں بھی کھڑے ہونے کے لائق نہیں ہیں ۔ ظاہر تک تو درست نہیں اور باطن کے درجات کی ہوس رکھتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ان کو ہوس بھی نہیں ہے، اگر ہوس ہوتی تو کچھ تو غیرت آتی اور قدم اٹھاتے ۔

رسول آباد میں قادیانی ہیڈکوارٹر

کراچی ۱۹ مارچ (نمائندہ مزدور) احمدیہ جماعت کے ماہرین تعمیرات نے تھرپارکر کی تحصیل کنری کے قصبہ رسول آباد میں احمدیہ ہیڈکوارٹر اور جنت البقیع کی تعمیر و تزئین کے لیے سروے کیا۔ جس کی رپورٹ خفیہ طور پر لندن میں مقیم موجود سربراہ کو پیش کی جائے گی۔ احمدیہ جماعت جسے پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیرمسلم قرار دیا تھا۔ اور حکومت پاکستان نے جماعت کے لیے مخصوص شہر ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا تو وقتی طور پر احمدیہ سرگرمیوں کا مرکز لندن بنا لیا گیا۔ باخبر ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق احمدی جماعت کے لیے رسول آباد کی حیثیت ربوہ ثانی ہوجائے گی۔ یاد رہے کہ پاکستان میں غیرمسلم قرار دیے جانے والے احمدیوں کے لیے بھی دیگر اقلیتوں کی طرح ایک نشست مخصوص تھی۔ مگر قادیانیوں نے انتخابات میں حصہ نہ لے کر یہ تأثر دیا کہ غیرمسلم قرار پانے کے بعد مرزا غلام احمد کے پیروکاروں نے پاکستان میں اپنی سرگرمیوں کو محدود کردیا ہے مگر احمدی مرکز کے طور پر رسول آباد ابھر رہا ہے یاد رہے کہ انگریزی دور حکومت نے احمدی فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد نے تھرپارکر کی تحصیل کے شہر رسول آباد میں ریلوے اسٹیشن منظور کرایا تھا۔ اس وقت تو یہ عوام کی سفری ضرورت کے طور پر ریلوے اسٹیشن تھا۔ مگر یہ احمدیوں کا گڑھ یعنی ربوہ ثانی کے طور پر معروف ہوتا جارہا ہے اور اگر احمدی ماہرین تعمیرات کے سروے رپورٹ کے مطابق یہاں ہیڈکوارٹر اور جنت البقیع کی تعمیر کی جاتی ہے تو سندھ میں احمد سرگرمیاں بڑھ جائیں گی۔ جسے مستقبل پر نظر رکھنے والے حلقے اسے معنی خیز قرار دے رہے ہیں مزید معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ایام میں برطانیہ میں احمد جماعت کا صدر منصور بٹ کراچی جہاں سے وہ ربوہ گیا اسے ہدایت ملی کہ اب ہمارا مرکز ربوہ نہیں رسول آباد ہے لہذا رسول آباد میں آگئیں۔ چنانچہ یہاں خفیہ اجلاس ہوا اور مستقبل کے معاملات طے پاگئے مگر ان کی باہر کی دنیا کو ہوا نہیں لگی۔ ادھر انتخابی مراحل سے قبل اس وقت کے وفاقی وزیر صنعت جناب الٰہی بخش سومرو نے اپنے انتخابی دورہ کے دوران ٹھٹھہ میں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ قادیانیوں کے بائیکاٹ کا انتخابی عمل پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ملک کے سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والے حلقے اس وقت بائیکاٹ پر چونک گئے تھے کیونکہ قادیانیوں کی نشست تو ایک ہے۔ پھر اس کے بائیکاٹ کرنے یا نہ کرنے کا ایسا کیا اثر تھا۔ جس کی ضرورت اس وقت کے وزیر صنعت کو کرنا پڑی۔

(روزنامہ مزدور کراچی، ۱۹ مارچ ۱۹۸۵)

اعلان

جن حضرات کی مدت خریداری ختم ہوچکی ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ سالانہ چندہ ارسال فرما کر ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ (منیجر)

WIEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویز بنایا جاتا ہوں دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جیسے کسی طوطے مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کیلئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں میں اٹھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں ایک ایک جلسے میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے سچائی سے بڑھ کر دھوکہ ہے
ایک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں
یہ میری عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں میرا ذکر نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

کلام
عبدالرحمن ...
چاٹگام